دینی اخلاقی اور معاشرتی اقدار کا علمبردار

جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 10، جون 2012ء

ماہنامہ

فہمِ دین

ایسی شرافت جس پر
فرشتوں کو بھی رشک آئے

ماں کے قدموں کو سلام

سُود سے بچاؤ کی تدابیر

رانی کی پریشانی کا حل



سوشل اسٹیٹس

کا عفریت اور سچی قدریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری



ابوبکر صدیق

سخت سردی پڑ رہی تھی۔ سب اپنی اپنی جگہ جمے بیٹھے تھے، ہلنا تک مشکل ہو رہا تھا۔ اندھیرے میں نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے ہم راہ مسلمانوں کا لشکر مدینے میں مورچہ بند تھا۔ سامنے مشرکین کا لشکر مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے بیٹھا تھا مگر بیچ میں ایک طویل اور گہری خندق حائل تھی۔ صورتِ حال بڑی نازک تھی۔ ایک طرف تو کفار کا عظیم لشکر ہر طرح کے ہتھیاروں سے مسلح حملہ کرنے کو تیار تھا دوسری طرف مدینہ کے اندر بنوقریظہ نے معاہدے کی خلاف ورزی کر کے کفار کا ساتھ دینے کی ٹھان لی تھی۔ کفار کی نقل وحرکت سامنے نظر آ رہی تھی اور بیچ میں خندق ہونے کی وجہ سے خطرہ اتنا زیادہ نہیں تھا مگر بنوقریظہ جو آستین کے سانپ کی طرح قلعہ بند بیٹھے تھے ان کا خطرہ زیادہ تھا۔ سخت سردی کے عالم میں نبی اکرم ﷺ نے لشکر کو غور سے دیکھا اور فرمایا: ''کوئی ہے جو بنوقریظہ کی خبر لائے؟''

ایک شخص نے اٹھ کر جواب دیا: ''میں حاضر ہوں یارسول اللہ!''

نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے دوبارہ پوچھا: ''کوئی ہے جو بنوقریظہ کی خبر لائے؟''

''میں حاضر ہوں یارسول اللہ!'' پھر وہی شخص اٹھے تھے۔

تیسری مرتبہ بھی نبی اکرم ﷺ نے اپنا سوال دہرایا۔ تینوں مرتبہ ایک ہی شخص کھڑے ہوئے۔ ''حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ''۔ جو حواریٔ رسول کہلاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ کے بیٹے ہیں۔ بہادری، جان نثاری اطاعت وفرماں برداری میں بے مثال، شرافت وشجاعت کے پیکر۔

غزوۂ احزاب کے موقع پر جب یہ واقعہ پیش آیا اس وقت جنگی صورتِ حال کے علاوہ سردی اور اندھیرا ہی اتنا شدید تھا کہ کسی اور صحابی کو لبیک کہنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ ایسی حالت میں حضرت زبیر ابن العوامؓ نے لبیک کہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ابن العوام ہیں۔''

آپ کم سن ہی تھے جب آپ کے والد کی وفات ہوگئی۔ والدہ نے آپ کی تربیت ایسے انداز میں کی کہ بڑے ہو کر سخت جان، سخت کوش، نڈر اور بہادر بنے۔ پھر ہوا بھی یہی..... آپ بڑے شہ زور، حوصلہ مند اور جنگی فنون کے ماہر ثابت ہوئے۔ اوائلِ عمری میں ہی اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئے تھے۔ کفار قریش انہیں اور ان جیسے نوعمر مسلمانوں کو دیکھ کر طنز کرتے۔ کہتے: یہ کیسا دین ہے جو ایسے ناسمجھ لڑکوں اور غلاموں کو سمجھ آ گیا۔ ہم جیسے عقل مند سمجھ نہ سکے۔

سن دو ہجری میں آپ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ اس غزوے میں صرف دو گھوڑے تھے۔ ان میں سے ایک حضرت زبیرؓ کا تھا۔ اس موقع پر آپ نے اپنا مخصوص زرد عمامہ پہن رکھا تھا۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے مبارزت ہوئی تو کفار میں سے عتبہ بن سعید بن عاص مقابلے کے لیے نکلا۔ اسے اپنی شجاعت پر بڑا ناز تھا اور وہ سر سے لے کر پاؤں تک زرہ میں ملبوس تھا، صرف آنکھیں کھلی تھیں۔ اس نے میدان میں آ کر للکارا۔ ''کوئی ہے جو میرے مقابلے میں آئے اور اپنے بیوی بچوں کو یتیم کرائے؟''..... ادھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا تو آپ مجمعے سے نکل کر میدان میں آئے اور تاک کر اس زور سے نیزہ مارا کہ اس کی آنکھوں میں جا کر گڑھ گیا اور وہ فوراً ہی مر گیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی لاش پر پاؤں رکھ کر نیزہ کھینچا جو بڑی مشکل سے نکلا اور اس چوٹ سے اس کے دونوں سرے مڑ چکے تھے۔ یہ نیزہ ''عنزہ'' کے نام سے مشہور ہوا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے یادگار کے طور پر اپنے پاس رکھ لیا۔ بعد میں یہ نیزہ خلفائے راشدین تک منتقل ہوتا رہا۔

غزوۂ احد میں بھی آپ نے بہادری کے جوہر دکھائے، بہت زخم کھائے تھے، مگر خطرہ ہوا کہ کفار مسلمانوں کو زخمی سمجھ کر دوبارہ حملہ نہ کر دیں۔ اس خطرے کے پیشِ نظر نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر کفار کے تعاقب میں بھیجا۔ اس میں کل ستر افراد تھے جن میں زبیر بن العوام بھی شریک تھے حالاں کہ سخت زخمی تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی۔ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ط لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ. ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی پکار کا فرماں برداری سے جواب دیا، ایسے نیک اور متقی لوگوں کے لیے زبردست اجر ہے۔

علم بے عمل ایک آزار ہے اور عمل بغیر اخلاق بے کار ہے۔ (حضرت علیؓ)